© rasailojaraid.com

ناقابل فراموش عظمتیں

شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالحلیم ڈیروی
مدرس اعلیٰ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

احقر کی حضرت استاذی محسنی و مربی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رح سے پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب میں متنبی اور مختصر المعانی کا طالب علم تھا اسی سال دارالعلوم حقانیہ میں داخلہ کی غرض سے حاضر خدمت ہوا۔ حضرت کو اوّلِ وہلہ میں دیکھا تو مفتون ہوگیا، ان سے پہلی ہی ملاقات میں تواضع، عاجزی، مسکنت، خدمت اور شفقت کے اوصاف نمایاں ہوکر سامنے آئے اس وقت دارالعلوم میں شرکاء کی تعداد ۱۲۰ تھی جو اس زمانے کے اعتبار سے کثیر تعداد تھی، طلبہ کے لئے حضرت کے گھر میں کھانا پکا کرتا تھا۔ جب دال پکتی تو حضرت طلبہ سے فرماتے یہ دال خالص علم ہے اس کا اکرام کرو اللہ پاک خالص علم کی دولت دے گا۔ یہ میرے ابتدائے شعور کا زمانہ تھا اتنا یاد ہے کہ اس دور میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری میرے والد صاحب حضرت مولانا قاضی محمد یوسف صاحب بھی دارالعلوم حقانیہ تشریف لایا کرتے تھے۔ والد گرامی جب دارالعلوم تشریف لائے تو بے حد متاثر تھے۔

صبر و تحمل کا مظہر اتم

زمانۂ طالب علمی کا ایک واقعہ یاد آتا ہے کہ ہم طلبہ کی ایک جماعت شہر کی کسی مسجد میں قیام پذیر تھی روٹی کم ہو جایا کرتی تھی طلبہ نے فیصلہ کیا کہ حضرتؒ سے کھانے کے اضافہ کا مطالبہ کریں گے ایک شخص کو امیر بنایا اور ہم لوگ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوگئے حضرت دارالعلوم کے اوّلین ارکان حضرت حاجی محمد یوسفؒ وغیرہ کے ساتھ اپنی بیٹھک میں تشریف فرما تھے کچھ پشاور کے مہمان بھی تھے۔ ہمارے امیر نے جو حضرتؒ سے روٹی کے اجراء کے سلسلہ میں باتیں کیں وہ باتیں نازیبا اور ناشائستہ تھیں مگر حضرت شیخ الحدیثؒ بڑے صبر و تحمل سے سنتے رہے اس طالب علم نے یہاں تک کہا کہ تم ممبرانِ مدرسہ، مدرسہ کی رقم کھاتے ہو اور مستحق طلبہ کے ساتھ کوئی مدد نہیں کرتے ہو، پھر کہا۔ اگر ہمارا مزید کھانا جاری نہ ہوا تو ہم مدرسہ چھوڑ کر دوسرے مدرسہ میں چلے جائیں گے۔ میں خود ذاتی طور پر بے حد نادم اور شرمندہ تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اے کاش! میں زمین میں گڑ جاتا مگر یہ منظر نہ دیکھتا ____ حضرت کی آنکھیں سرخ ہوگئیں مگر صبر و تحمل اور بردباری کا ایسا مظاہرہ کیا کہ منہ سے بات تک نہ کی۔

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کا مظہر اتم بنے بیٹھے تھے آخر پر اتنا فرمایا۔

عزیز بچو! وہ دوسرا مدرسہ بھی تو ہمارا اپنا مدرسہ ہے اگر وہاں جانا ہے اور آپ کی تعلیمی ترقی ہوتی ہے تو اس سے ہمیں مسرت ہوگی۔ جب ہم اٹھنے لگے تو آپ نے حضرت ناظم مولانا سلطان محمود مرحوم سے فرمایا کہ ان کے لئے لنگر سے کھانا جاری کردو۔

جلسہ بھی ہوا اور فساد بھی نہ رہا

میرے دارالعلوم حقانیہ میں دورۂ حدیث کے سال طلبہ نے تربیتی انجمن قائم کی تھی۔ سرحد کے بعض اضلاع کے سادات کا اس انجمن کی صدارت پر اختلاف ہوگیا ہم ۸ مقررین تھے جنہوں نے تقریریں کرنی تھیں مگر صدارت پر اتفاق نہیں ہو رہا تھا۔ بات گالم گلوچ، دھینگا مشتی سے بڑھ کر پستولوں تک جا پہنچی۔ دونوں فریق حضرت شیخ الحدیث رح کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے نصیحت فرمائی شفقتوں سے نوازا اور بڑے مستحسن طریقہ سے مسئلہ حل کردیا ارشاد فرمایا جلسہ ضرور ہو، تقریریں ہوں مگر صدارت کا نام نہ لیں اور بغیر صدارت کے بھی تو جلسہ ہو سکتا۔ حضرت کے اس فیصلہ سے ٹھنڈک پڑ گئی جلسہ ہوا اور فساد رفع ہو

دارالعلوم حقانیہ میں تدریس اور حضرت کی شفقتیں

پشاور میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس تھا اکابر علماء اور مرکزی قائدین آئے ہوئے تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رح بھی تشریف فرما تھے اس موقع پر حضرت نے مجھے ارشاد فرمایا کہ آئندہ سال جس مدرسہ میں جانا ہو تو مجھے ضرور مطلع کرنا ____ رمضان شریف کا مہینہ آیا تو اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث رح نے اپنا آدمی میرے گھر بھیجا اور خط بھی دیا کہ دارالعلوم حقانیہ میں آجاؤ میں یہاں کے علمی ماحول اور تدریسی عظمت کی تاب نہ رکھتا تھا یہاں کے نحو میر کے طلبہ اور دیگر مدارس کے دورۂ حدیث کے طلبہ ایک برابر نہیں ہو سکتے۔ خط کی وجہ سے شش و پنج میں رہا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چند روز بعد حاضر خدمت ہوا مدرس ہونے کا تو تصور بھی نہ تھا کہ اپنے اندر اس کی اہلیت نہ تھی۔ جب حضرت سے ملاقات ہوئی آپ نے تدریس کا فرمایا میں نے انکار کر دیا مگر حضرت کا اصرار تھا ناظم مولانا سلطان محمود بھی اصرار کر رہے تھے۔

بالآخر مجھے ہتھیار ڈالنے پڑے اور حضرت کے حکم سے تدریسی خدمت قبول کر لی۔ اور آج یہ سب اسی کی برکات ہیں۔

کرامت

احقر کی بچی خالدہ چھوٹی تھی اور اس وقت حفظ القرآن کر رہی تھیں۔ گاہے گاہے دعا کے لئے حضرت کی خدمت میں لے جایا کرتا تو حضرت قرآن سنتے ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے اور گاہے گاہے انعام سے بھی نوازتے۔

ان ہی دعاؤں کی برکت ہے کہ آج بحمد للہ اس بچی سے تدریس اور حفظ القرآن کی اشاعت کا کام اللہ پاک لے رہے ہیں۔ باقاعدہ اکوڑہ میں مدرسۃ البنات قائم ہو چکا ہے اور بچیاں ابتدائی دینی تعلیم و تربیت سمیت حفظ القرآن کی دولت سے مالا مال ہو رہی ہیں۔

اکابر علماء دیوبند سے عشق و محبت

میری طرح ہمارا سارا خاندان حضرت کا معتقد اور عاشق زار ہے۔ میرے بھائی فضل حلیم کی اولاد ہوئی تو انہوں نے اپنے تمام بچوں کے نام حضرت کے صاحبزادہ کے نام پر رکھے سمیع الحق، انوار الحق، اظہار الحق میرے چھوٹے بھائی کی اولاد ہوئی تو وہ حضرت کی خدمت میں نام رکھوانے کے لئے حاضر ہوتے، حضرت نے ان کے تمام بچوں کے نام اکابر علماء دیوبند کے نام پر رکھے ہیں۔

محمود الحسن، احمد حسن، رشید الحسن، ولی حسن وغیرہ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؒ کو اپنے اکابر علماء دیوبند سے کس قدر عقیدت اور محبت تھی۔

زندگی میں ایسے لوگ کم بلکہ کالعدم دیکھے ہیں

دار العلوم کے انتظامی اور اجتماعی امور میں کچھ لوگوں نے حضرتؒ کو مجھ سے بدگمان کر دیا تھا۔ اور پھر بعد میں پتہ چلا کہ رائی کو پہاڑ اور ذرہ کو ڈھیر بنا کر پیش کیا گیا تھا۔ ان رپوٹوں کا تقاضا تھا کہ حضرت مجھ پر سلام تو کجا! میرے سلام کا جواب بھی نہ دیتے۔ بلکہ حضرت کی جگہ کوئی اور ہوتا تو مجھے ایک روز کے لئے بھی دار العلوم میں مزید قیام کی اجازت نہ دیتا۔ مگر حضرت نے طویل عرصہ تک کبھی یہ بھی ظاہر نہ ہونے دیا کہ وہ مجھ سے ناراض ہیں یا انہیں میرے سے کچھ شکایت ہے۔ وہی خندہ جبینی، وہی شفقتیں، وہی عنایتیں —— تاہم میں نے بین السطور بہت کچھ سمجھ لیا تھا مگر حضرت اپنی طرف سے حتی الوسع ایسی کسی بات کا اظہار نہیں ہونے دیتے تھے۔ جو ان کی کبیدہ خاطری کو ظاہر کر دے بعد میں جب عزیز القدر مولانا عبد القیوم حقانی آئے اور صورت حال سے آگاہ ہوئے تو انہوں نے تمام صورتِ حال کا جائزہ لے کر اصل حقائق سے حضرت کو آگاہ کیا، میری تمام تر واقعاتی صورتِ حال انہیں بتادی، تو حضرت نے مجھے بلایا، شفقتوں سے نوازا اور اس طرح جن بنیادوں پر سوء ظن قائم کرانے کی کوششیں کی گئی تھیں وہ رفع ہوئیں میں حضرت کی اس عظمت تسامح اور کمال حلم پر آج بھی جب تصور کر لیتا ہوں تو سراپا حیرت بن جاتا ہوں کہ زندگی میں ایسے لوگ کم بلکہ کالعدم دیکھے ہیں

سلسلۂ مطبوعات مؤتمر المصنفین (۳۸)

میری علمی اور مطالعاتی زندگی

ترتیب
مولانا عبد القیوم حقانی
رفیق مؤتمر المصنفین و استاذ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جناب مدیر الحق مولانا سمیع الحق کے سوالنامہ کے جواب میں مشائخ، مشاہیر علماء، ممتاز سکالرز، دانشوروں اور قومی و ملی زعماء کے علمی و مطالعاتی تاثرات اور مشاہدات پر مبنی وقیع مضامین کا مجموعہ۔

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی
شیخ الحدیث مولانا عبد الحق
مولانا سید محمد یوسف بنوری
مولانا مفتی محمد شفیع مرحوم
مولانا شمس الحق افغانی
شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید
مولانا ظفر احمد عثمانی
مولانا اطہر علی بنگلہ دیشی
قاضی زین العابدین میرٹھی
مولانا محمد ابراہیم جان جہندی
مولانا سمیع الحق مدظلہ
مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
مولانا قاضی عبد الکریم کلاچوی
پروفیسر محمد اشرف
مولانا لطافت الرحمن
مولانا محمد اسحاق سندیلوی
مولانا عبد القدوس ہاشمی
علامہ مولانا مارتونگ
ڈاکٹر محمد صغیر حسن
ڈاکٹر حمید اللہ
ڈاکٹر سید محمد عبد اللہ

مؤتمر المصنفین
دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ، سرحد (پاکستان)

© rasailojaraid.com